مولانا آزاد نیشنل اُردو یونی ورسٹی

اُردو یونی ورسٹی

نیوز لیٹر

جلد نمبر: ایک، شمارہ نمبر: ایک، ماہ جنوری ۱۹۹۹ء

وائس چانسلر کے قلم سے

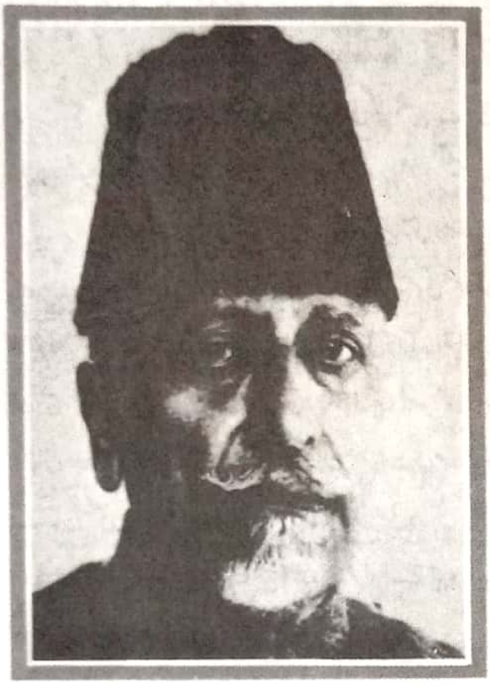

کسی بھی ادارے کے لئے ضروری ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً اپنی کارکردگی کی رپورٹ لوگوں کو پیش کرتا ہے خاص طور سے ان کو جو اس ادارے سے منسلک ہیں یا استفادہ کے متمنی ہیں۔ یہ بات اور بھی ضروری ہو جاتی ہے اگر یہ ادارہ حرفِ اول ہی سے آغاز کر رہا ہو جیسا کہ مولانا آزاد نیشنل اُردو یونی ورسٹی ہے۔ اطلاعات کی اشاعت سے ترقی کی منزلوں اور دشواریوں سے دوسرے لوگوں کو واقفیت ہوتی رہتی ہے اور ہر طرح کی غلط فہمیوں کا ازالہ بھی اس طرح ممکن ہے۔ پھر ارکانِ انتظامیہ کو بھی اس بات کا موقع ملتا ہے کہ وہ اپنی کارکردگی کے تمام پہلو موثر ڈھنگ سے پیش کر سکیں۔

اس یونی ورسٹی کی باگ ڈور سنبھالتے وقت مجھے اس بات کا احساس تھا کہ ہمارا اپنا بھی ایک نیوز لیٹر ہونا چاہیے جو پابندی سے شائع ہو اور تمام تر کارکردگی کے ساتھ ساتھ ہماری کامیابیوں اور ناکامیوں کو بھی پیش کرے گویا یہ ہمارے لئے بطور ایک آئینے کے ہو۔ یوں تو یونی ورسٹی سے متعلق تمام اہم خبریں ہم حیدر آباد کے چاروں مشہور اُردو روزناموں یعنی سیاست، منصف، رہنمائے دکن اور ہمارا عوام میں دیتے رہتے ہیں اور یہ اخبارات انھیں پابندی سے شائع بھی کرتے رہے ہیں۔ بیرونِ حیدر آباد سے جن اخبارات کا تعاون ہمیں حاصل رہا ہے ان میں قومی آواز (دہلی)، انقلاب (ممبئی)، سالار (بنگلور) قومی تنظیم (پٹنہ) اور آزاد ہند (کلکتہ) وغیرہ شامل ہیں۔ اُمید ہے ان تمام اخبارات اور ان کے ایڈیٹر صاحبان کا تعاون مستقبل میں بھی جاری رہے گا۔

ہمیں اس بات کا احساسِ کامل ہے کہ ہمارا راستہ دشوار ترین ہے مگر ہم نے مصمم ارادے سے یہ کام ہاتھ میں لیا ہے اور انشاء اللہ العزیز ہماری محنت اور آپ سب کا پُر خلوص تعاون ہمیں کامیابی سے ہمکنار کرائے گا۔ اُردو طبقے میں ماشاللہ اس یونی ورسٹی کی جانب بہت جوش و خروش ہے اور وہ اسے اپنی دیرینہ آرزوؤں اور تمناؤں کی تکمیل سمجھتے ہیں۔ یہ یونی ورسٹی بلا شبہ گورنمنٹ آف انڈیا کی طرف سے اردو داں حضرات کے لئے ایک نایاب تحفہ ہے۔ وہ خواب جو کبھی سر سیدؒ نے دیکھا تھا اور جو اس کے بعد تقریباً تین دہائیوں تک جامعہ عثمانیہ کی شکل میں شرمندہ تعبیر بھی ہوا تھا مگر حالات کی نامناسبت اور انقلابات زمانہ نے اس کا چراغ گل کر دیا۔ بابائے اُردو جناب مولوی عبدالحق جس کی تمنا اور حسرت لئے اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔ آج سب کے ارمان اس جامعہ کے قیام سے پورے ہوئے ہیں۔ اس کا لائحہ عمل بھی بہت وسیع اور مضبوط بنیادوں پر ہے۔ آج یہ دنیا کی واحد اُردو یونی ورسٹی ہے اور اس کی انفرادیت یہ بھی ہے کہ اس میں فاصلاتی نظام کے ساتھ روایتی انداز میں تعلیم دینے کا انتظام ہوگا۔ اس کا اپنا ایک کیمپس حیدر آباد میں سنٹرل یونی ورسٹی سے قریب تعمیر ہوگا جس میں ۲۱ویں صدی کی تمام تر سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔ اُردو زبان کی ترویج و ترقی کے ساتھ ساتھ یہ جامعہ سائنس و تکنالوجی پر زیادہ سے زیادہ زور دے گی تاکہ اُردو کا رشتہ پیشہ ورانہ و فنی تعلیم سے استوار کیا جا سکے اور اس کے ذریعے لوگوں کو بہ آسانی روزگار مل سکے یا جو لوگ خود روزگار کرنا چاہتے ہیں ان کو تعلیم کے مواقع فراہم کئے جائیں و نیز خواتین کی تعلیم پر یہاں خصوصی توجہ دی جائے گی۔

آپ سب کے تعاون اور مشوروں کا طالب

مُحمّد شمیم جیراجپوری

Scanned with CamScanner

شذرات

”حیدرآباد نے اُردو زبان کو ذریعہ تعلیم قرار دے کر ہندستان کی مشترکہ زبان کی نہایت اہم خدمت انجام دی ہے‘ اور اُردو میں تعلیم دینے کا یہ کامیاب تجربہ عزم و ہمت کا ایک کارنامہ ہے ......“

یہ الفاظ ہندستان کے گورنر جنرل عالی جناب سی۔ راج گوپال اچاریہ کے ہیں جو اُردو ذریعہ تعلیم کی یونی ورسٹی‘ جامعہ عثمانیہ کے حوالے سے کہے گئے تھے۔ اس ایک جملے سے تین اہم نکات اُبھر کر سامنے آتے ہیں۔ اول یہ کہ اُردو ہندستان کی مشترکہ زبان ہے۔ دوم یہ کہ اس وقت اُردو میں تعلیم دینے کا کامیاب تجربہ ہو رہا تھا اور سوم یہ کہ ایسا تجربہ کرنا عزم و ہمت کا کارنامہ ہوتا ہے۔ اول الذکر نکتہ تو ایک مسلمہ حقیقت ہے لیکن دوسرا اور تیسرا نکتہ قابلِ غور ہے۔ یہ نکات بیک وقت ہمیں دعوت فکر بھی دیتے ہیں اور حوصلہ بھی بخشتے ہیں۔ ہمیں ہوشیار بھی کرتے ہیں اور باخبر بھی۔ ہمیں چیلنج بھی کرتے ہیں اور چیلنج قبول کر لینے کی صورت میں کامیابی و کامرانی کی بشارت بھی دیتے ہیں۔

اُردو شاعری کی ڈول ڈالنے والے سلطان محمد قلی قطب شاہ اور جامعہ عثمانیہ کے محرک و بانی جناب نواب میر عثمان علی خاں کی سرزمین شہر حیدر آباد دکن ہی میں اُردو ذریعہ تعلیم کی ایک اور دانش گاہ کی داغ بیل ڈالی گئی جس نے آج ایک سال کی مدت مکمل کر لی ہے۔ اگر ہمت جوان رہی‘ جد و جہد کا سلسلہ جاری رہا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہمیں اپنی زبان پر بھروسہ رہا تو اس میں دو رائیں نہیں کہ اُردو میں تعلیم دینے کا تجربہ اس نئے دور میں بھی کامیاب ہوگا۔

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونی ورسٹی کا امتیازی وصف ہے کہ اسے براہ راست حکومت ہند نے قائم کیا ہے اور یہ مرکز ہی کے فراہم کردہ فنڈ سے اپنے مراحل طے کر رہی ہے۔ روایتی اور فاصلاتی بشمول اوپن طریقہ ہائے تعلیم کی سہولت اور اس کا قومی کردار اسے دیگر یونی ورسٹیوں سے ممیز و ممتاز کرتا ہے‘ اور یہی وہ پہلو ہے جو اس کے استفادہ کنندگان کا دائرہ وسیع سے وسیع تر کرتا ہے۔ اس یونی ورسٹی کا ایک امتیاز یہ بھی ہے کہ اسے پہلے وائس چانسلر کے طور پر ایک سائنسداں کی خدمات حاصل ہوئی ہیں جنہیں اداروں کے نظم و نسق کا وسیع تجربہ ہے۔ یونی ورسٹی کے بانی رجسٹرار پروفیسر محمد سلیمان صدیقی ایک طویل عرصے سے جامعہ عثمانیہ سے وابستہ رہے ہیں اور انہیں بھی تدریسی ذمہ داریوں کے ساتھ انتظامی معاملات کا اچھا خاصا تجربہ ہے۔ ان حضرات کی صلاحیتوں کے جوہر ایک سال کی مدت میں پوری طرح کھل چکے ہیں۔ مختلف حلقوں میں اس کا اعتراف کیا جا رہا ہے اور اس کے نتائج بھی سامنے آ رہے ہیں جس کی تفصیل یونی ورسٹی کی رپورٹ کی شکل میں آپ اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں گے۔ وائس چانسلر پروفیسر محمد شمیم جیراجپوری اس یونی ورسٹی کو اُردو داں طبقے کے لئے حکومت ہند کا نادر تحفہ قرار دیتے ہیں۔ اب یہ اُردو والوں پر منحصر ہے کہ ہم اس تحفے سے محض خوش ہو کر رہ جاتے ہیں یا اسے اپنی تعلیمی پسماندگی کو دور کرنے کا موثر اور کارگر وسیلہ بنا لیتے ہیں!

ایڈیٹر

اراکین ایگزیکیٹو کونسل

۱۔ پروفیسر گوپی چند نارنگ
۲۔ پروفیسر جعفر رضا
۳۔ جناب شیو کمار نظام
٤۔ ڈاکٹر رفیق ذکریا
٥۔ پروفیسر حامدی کاشمیری
٦۔ پروفیسر اشرف رفیع
۷۔ پروفیسر جگن ناتھ آزاد
۸۔ پروفیسر وجیندر سناتک
۹۔ پروفیسر ایس کے ورما
۱۰۔ جناب سید حامد
۱۱۔ پروفیسر شاہ منظور عالم
۱۲۔ پروفیسر محمد سلیمان صدیقی‘ رجسٹرار (سکریٹری)
۱۳۔ پروفیسر محمد شمیم جیراجپوری‘ وائس چانسلر (چیئر مین)

اراکین مشاورتی کونسل

۱۔ ڈاکٹر راج بہادر گوڑ
۲۔ پروفیسر شاہ منظور عالم
۳۔ نواب شاہ عالم خاں
٤۔ جسٹس سردار علی خاں
٥۔ پروفیسر ایم ایم تقی خاں
٦۔ ڈاکٹر سید عبدالمنان
۷۔ پروفیسر انور معظم
۸۔ پروفیسر افضل محمد
۹۔ جناب آر رلجا منی
۱۰۔ پروفیسر ای لے صدیق
۱۱۔ پروفیسر جعفر نظام
۱۲۔ محترمہ بلقیس علاء الدین
۱۳۔ پروفیسر محمد سلیمان صدیقی‘ رجسٹرار (ممبر سکریٹری)
۱٤۔ پروفیسر محمد شمیم جیراجپوری‘ وائس چانسلر (چیئر مین)

رجسٹرار کی رپورٹ

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کا قیام پارلیمنٹ کے ایکٹ (نمبر ۲‘ ۱۹۹۷ء) کے تحت عمل میں آیا جس کا بنیادی مقصد اُردو کی ترویج و ترقی اور اُردو ذریعہ تعلیم سے فاصلاتی اور روایتی طریقوں سے اعلا روایتی اور تکنیکی تعلیم فراہم کرنا ہے۔ ایکٹ میں تعلیم نسواں پر خصوصی زور دیا گیا ہے۔ پروفیسر محمد شمیم جیراجپوری اور پروفیسر محمد سلیمان صدیقی بالترتیب یونی ورسٹی کے پہلے وائس چانسلر اور پہلے رجسٹرار مقرر کئے گئے جنہوں نے ۹ر جنوری اور یکم مئی ۱۹۹۸ء کو اپنے اپنے عہدے کا چارج لیا۔

یونی ورسٹی کا انتظامی دفتر ۲۰ر فروری کو برنداون کالونی‘ ٹولی چوکی‘ حیدر آباد میں قائم ہوا۔ وہاں انتظامی‘ مالیاتی اور اکیڈمک شعبے قائم کئے گئے۔ یونی ورسٹی بی اے سال اول کورس سے اپنے پہلے تعلیمی پروگرام کی شروعات کر چکی ہے۔ اس کورس میں داخلہ لینے کے خواہشمند جن اُمیدواروں کے پاس بارہویں کلاس یا اس کے مساوی سند نہیں تھی اُن کے داخلہ کے لئے ملک کے مختلف حصوں میں داخلہ اہلیتی ٹسٹ کا انعقاد کیا گیا۔ اس ٹسٹ کے نتائج کا اعلان کیا جا چکا ہے اور اُس کی بنیاد پر داخلے بھی ہو چکے ہیں۔ یونی ورسٹی میں امتحانات سے متعلق ایک شعبہ قائم کر دیا گیا ہے اور جناب محمد خواجہ معین الدین پہلے کنٹرولر آف ایگزامنیشنز مقرر کئے گئے ہیں۔

یونی ورسٹی فی الوقت کرایے کی تین عمارتوں میں کام کر رہی ہے اور جلد ہی ایک چوتھی عمارت حاصل کر لی جائے گی۔ چوتھی عمارت ٹولی چوکی کے قریب لب سڑک واقع ہے اور یہ چاروں عمارتیں ایک دوسرے سے محض پیدل کے فاصلے پر ہیں۔ موجودہ تین عمارتوں میں انتظامی دفتر‘ نظامت فاصلاتی تعلیم و لائبریری اور وی سی لاج و سکریٹریٹ شامل ہیں۔ بانی وائس چانسلر پروفیسر محمد شمیم جیراجپوری اپنا منصب سنبھالنے کے بعد لگ بھگ ڈیڑھ ماہ تک سنٹرل یونی ورسٹی حیدر آباد کے گیسٹ ہاؤس کے سوئٹ نمبر ا سے یونی ورسٹی کا کام انجام دیتے رہے۔ کسی ایسی عمارت کی تلاش تھی جو وی۔ سی۔ لاج‘ اور وی۔ سی۔ سکریٹریٹ دونوں کے لئے موزوں ہو چنانچہ بنزہ‘ ٹولی چوکی میں ایسی رہائش گاہ حاصل کر لی گئی۔ یکم جون سے وی۔ سی۔ سکریٹریٹ نے اسی عمارت میں کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ یہاں وائس چانسلر کے سکریٹری ڈاکٹر فضل الرحمٰن اور ان کے ساتھ معاون عملہ بیٹھتا ہے۔ وی۔ سی۔ سکریٹریٹ کو جدید سہولتوں مثلاً ترقی یافتہ کمپیوٹر سسٹم مع یو پی ایس‘ زیراکس اور فیکس مشین سے آراستہ کر دیا گیا ہے۔

اُردو یونی ورسٹی کی ضرورتوں کے پیش نظر ایک ٹرانسلیشن ڈویژن کا قیام بھی عمل میں آ گیا ہے جس سے کمپیوٹر لیب کو جوڑ دیا گیا ہے۔ اس لیب میں اُردو انگریزی سافٹ ویئر موجود ہیں۔ ٹرانسلیشن ڈویژن کے لئے ایک علاحدہ فون (نمبر ۳۵٦۲۹٦۷) فراہم کیا گیا ہے۔ علی گڑھ میں بھی ترجمہ کا ایک یونٹ قائم کیا جا رہا ہے۔ شعبہ ترجمہ اور نظامت فاصلاتی تعلیم کے دفتر کے ساتھ اسی عمارت میں لائبریری کا قیام بھی عمل میں آ چکا ہے جہاں اس کی اہمیت کے لحاظ سے کتابیں‘ لغات اور انسائیکلوپیڈیا وغیرہ حاصل کئے جا رہے ہیں۔ لائبریری میں بی اے سال اول کی ضرورتوں کے مطابق بھی کتابیں حاصل کی جائیں گی اس لئے کہ اس کورس کا آغاز کیا جا چکا ہے۔ لائبریری میں زیراکس مشین اور کمپیوٹر کی سہولتیں موجود ہیں۔ یونیورسٹی کے زیر اہتمام اب تک قومی سطح کے چار سمپوزیم منعقد ہو چکے ہیں جن میں سے ایک صرف خواتین کے لئے مخصوص تھا۔ ان ہی سمپوزیم کی تقاریر‘ اظہار رائے‘ مشوروں اور سفارشات کی بنیاد پر وائس چانسلر نے چار کمیٹیوں ٹکنیکل‘ پیشہ ورانہ تعلیم‘ اُردو زبان اور تعلیم نسواں سے متعلق کمیٹی کو تشکیل دیا۔ آنے والے وقت کی ضرورتوں کے پیشِ نظر وائس چانسلر نے مشین ٹرانسلیشن پروجیکٹ تیار کرنے کے لئے بھی ایک کمیٹی تشکیل دی ہے۔ اسی کمیٹی کی سفارشات کی بنیاد پر مولانا آزاد نیشنل اُردو یونی ورسٹی پہلے مرحلے میں ڈی ٹی پی تیار کرنے کی کوششیں کر رہی ہیں۔ مشین ٹرانسلیشن پروجیکٹ پر بھی کارروائی شروع کرنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

کسی ادارے کو چلانے کے لئے شعبۂ رابطہ عامہ کی بہت اہمیت ہوتی ہے۔ یہ شعبہ ایک طرف ادارے کی تشہیر اور اس کی وضاحت و تفہیم کا کام کرتا ہے تو دوسری طرف عوام سے اس کے روابط مضبوط کرنے کا وسیلہ بھی بنتا ہے۔ فی الوقت یونی ورسٹی میں یہ شعبہ صرف ایک فرد یعنی پبلک ریلیشنز افسر ڈاکٹر محمد ظفرالدین پر مشتمل ہے۔ ان کی تقرری مارچ کے وسط میں عمل میں آئی ہے۔ یونی ورسٹی کے اب تک چار میں سے دو سمپوزیم حیدر آباد سے باہر پٹنہ اور بنگلور میں ہوئے جن کے انعقاد میں اس شعبے نے کلیدی رول ادا کیا۔ ۳ر ستمبر کو وائس چانسلر کی پہلی پریس کانفرنس اور ۱۱ر نومبر کو یوم مولانا ابوالکلام آزاد تقریب میں بھی اس شعبے نے اپنی ذمہ داری انجام دی۔ مختلف مواقع پر یونی ورسٹی اور اس سے متعلق خبروں کی پریس ریلیز تیار کرنا‘ اسے کمپیوٹر پر کمپوز اور سیٹ کرنا اور پھر اُسے مختلف ذرائع سے حسب ضرورت مقامی یا کل ہند سطح پر ریلیز کرنا اسی شعبے کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ اب تک ساٹھ سے زائد پریس ریلیز جاری کی جا چکی ہیں۔ شعبے کے قیام کے بعد یونی ورسٹی کے اغراض و مقاصد کی تشہیر میں شعبہ نے نمایاں رول ادا کیا ہے۔ یہ شعبہ وائس چانسلر لاج میں قائم ہے اور اکثر و بیشتر وائس چانسلر سکریٹریٹ کے ایک جزو کے طور پر بھی کام کرتا ہے۔ وی سی سکریٹریٹ کا معاون عملہ شعبہ رابطہ عامہ کی معاونت کرتا ہے۔

مولانا آزاد یونی ورسٹی نے اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونی ورسٹی اور ڈاکٹر بی آر امبیڈکر اوپن یونی ورسٹی کے ساتھ معاہدوں پر دستخط کیے ہیں تاکہ وہاں کے کورسوں کا اپنے یہاں

Scanned with CamScanner

استعمال کیا جاسکے۔ قومی کونسل برائے فروغ اُردو زبان نے اپنی مطبوعات یونی ورسٹی لائبریری کے لئے پیش کی ہیں۔ دیگر اداروں مثلاً انجمن ترقی اُردو ہند اور ملک کی متعدد اُردو اکیڈمیوں اور دیگر اداروں کے ساتھ تعاون، تال میل اور اشتراک کی بھی کوششیں ہیں۔

حکومت آندھرا پردیش کے وزیر اعلا جناب چندرا بابو نائیڈو نے منی کونڈا میں یونی ورسٹی کو دو سو ایکڑ زمین الاٹ کردی ہے۔ رجسٹرار کی حیثیت سے میں نے اس کا قبضہ بھی حاصل کرلیا ہے۔ اس کے بعد ایک کیمپس کم بلڈنگ ڈیولپمنٹ کمیٹی تشکیل دی گئی جس کی کئی میٹنگز ہوچکی ہیں۔ نقشے اور تخمینوں کی تیاری ہوچکی ہے۔ حاصل شدہ زمین پر سطح آب کا پتہ لگانے کا کام بھی شروع ہوچکا ہے۔ یونی ورسٹی حکام جلد از جلد کسی بھی طرح کیمپس کی تعمیر کا کام شروع کردینا چاہتے ہیں اس لئے کہ اگر ایک بار اپنی عمارت تعمیر ہوگئی تو مرکزی حکومت کی دیگر یونی ورسٹیوں کے طرز پر اسکول اور شعبوں کا قیام عمل میں آئے گا اور روایتی تعلیم کی شروعات کی جائے گی۔ پوسٹ گریجویٹ کورسوں کی شروعات بھی اسی وقت ممکن ہوسکے گی۔

یونی ورسٹی اپنا پانچ سالہ منصوبہ تیار کرچکی ہے جس کے تحت تدریسی وغیر تدریسی عہدوں کی منظوری حاصل کی جائے گی۔ اس منصوبے میں کیمپس ترقیات 'اسٹڈی میٹریل کی تیاری 'ترجمہ'، مشین ٹرانسلیشن پراجیکٹ'، ریجنل سنٹر' اسٹڈی سنٹر' کمپیوٹر لیب' لائبریری' سائنس طلبا کے لئے لیبارٹری اور دیگر متعدد بنیادی ضرورتیں شامل ہیں۔

صدر جمہوریہ ہند نے یونی ورسٹی کے وزیٹر کی حیثیت سے گیارہ رکنی ایگزیکیٹو کونسل کا اعلان کردیا ہے۔ اس کی پہلی میٹنگ ۸ رجنوری کو طے ہے۔ اکیڈمک کونسل اور کورٹ کی تشکیل ابھی نہیں ہوپائی ہے تاہم مختلف امور میں رہنمائی' تعاون اور صلاح و مشورہ کے لئے وائس چانسلر نے ابتدائی دنوں ہی میں ایک اعلا سطحی مشاورتی کمیٹی تشکیل دے دی تھی جس میں موجودہ اور سابق وائس چانسلر' ماہرین تعلیم اور انتظامیہ سے تعلق رکھنے والے سنیئر و تجربہ کار افراد شامل ہیں۔ ایک لاکھ روپے سے زائد کی کسی خریداری کے لئے ایک علاحدہ کمیٹی قائم کی گئی ہے جس میں عثمانیہ اور حیدر آباد یونیورسٹیوں کے فائنس آفیسرز شامل ہیں۔

مولانا آزاد یونی ورسٹی نے حیدر آباد میں ۱۱ر نومبر ۱۹۹۸ء کو مولانا ابوالکلام آزاد کے ۱۱۰ویں یوم پیدائش تقریب کا اہتمام کیا جس میں مغربی بنگال کے گورنر ڈاکٹر اخلاق الرحمٰن قدوائی مہمان خصوصی تھے۔ یونی ورسٹی نے مولانا آزاد کے یوم پیدائش کا جشن ہر سال منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ۹ر جنوری کو یونی ورسٹی اپنا پہلا سال مکمل کررہی ہے لہٰذا اس دن یوم تاسیس کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ کرناٹک کے گورنر عزت مآب ڈاکٹر خورشید عالم خاں اور آندھرا پردیش کے گورنر عزت مآب جناب سی رنگا راجن نے بالترتیب مہمان خصوصی اور صدر جلسہ کی حیثیت سے اپنی شرکت کی منظوری دے دی ہے۔

کسی بھی نئی یونی ورسٹی کے قیام کے ابتدائی دنوں میں جو مسائل درپیش ہوتے ہیں وہ فطری طور پر اس یونی ورسٹی کے ساتھ بھی ہیں لیکن اُردو میڈیم کتابوں کی دستیابی سب سے اہم مسئلہ ہے۔ سائنس و تکنالوجی کی کتابوں کی فراہمی زیادہ دشوار گزار کام ہے اس لئے کہ ان موضوعات پر اوّل تو اسٹڈی میٹریل ہی موجود نہیں ہے اور اگر میٹریل موجود ہے تو اُردو میں ان کے اصطلاحات اور ان اصطلاحات کی یکسانیت کا مسئلہ ہے۔ مسلسل آگے بڑھتے رہنے کی کوششیں پھر بھی جاری ہیں۔ آپ سب کے تعاون سے انشاء اللہ ترقی کی منزلیں طے ہوتی رہیں گی!

نظامت فاصلاتی تعلیم

نظامت برائے فاصلاتی تعلیم قائم ہوچکا ہے اور اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونی ورسٹی کے جناب ایس اگیہ چاری پرنسپل ایڈمنسٹریٹو افسر مقرر کئے گئے ہیں۔ اس دفتر میں کمپیوٹر' فوٹو اسٹیٹ اور ٹیلی فون (نمبر ۳۵۶۲۹۶۵) کی سہولت موجود ہے۔ نظامت فاصلاتی تعلیم کی ضرورتوں کو زیادہ سے زیادہ پورا کرنے کے لئے دہلی' پٹنہ اور بنگلور میں تین علاقائی دفاتر کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز دہلی سنٹر کے ریجنل ڈائرکٹر' جناب ایس ایچ غفران پٹنہ سنٹر کے ریجنل ڈائرکٹر اور ایڈمنسٹریٹو افسر اور حمید اے صفی بنگلور سنٹر کے ایڈمنسٹریٹو افسر مقرر کئے جاچکے ہیں۔ یونی ورسٹی نے ممبئی میں انجمن اسلام ٹرسٹ کے صدر ڈاکٹر اسحٰق جمخانہ والا کے تعاون سے انجمن اسلام کالج نزد چھترپتی شیواجی ٹرمینس میں عارضی طور پر ایک دفتر قائم کردیا ہے۔ کشمیر' ممبئی اور لکھنؤ میں ریجنل سنٹر کھولے جانے کی کوششیں جاری ہیں۔ بنگلور ریجنل سنٹر کے دفاتر کی تعمیر کے لئے حکومت کرناٹک نے بنگلور یونی ورسٹی کیمپس میں دو ایکڑ زمین فراہم کردی ہے۔ فی الحال ہمارا بنگلور کا دفتر الامین ایجوکشنل سوسائٹی کے کیمپس واقع لال باغ میں قائم ہے۔

یونی ورسٹی نے اپنے پہلے کورس کے طور پر بی اے سال اول اُردو میڈیم بذریعہ فاصلاتی نظام کی شروعات کردی ہے۔ اس کے تحت طلباء کو راست اور اہلیتی ٹسٹ کے ذریعہ داخلے کی سہولت مہیا کی گئی۔ اس کورس کے لئے یونی ورسٹی نے اُردو زبان میں پراسپکٹس کم اپلیکشن فارم تیار کیا۔ پورے ملک سے ۲۴۴۴ طلباء نے اہلیتی ٹسٹ کے لئے فارم داخل کئے جن میں سے ۲۲۰۰ طلباء نے یکم نومبر کو ملک کے مختلف حصوں میں قائم ۱۸ مراکز پر امتحانات دیئے۔ امتحان میں شریک ہونے والوں میں ساٹھ فیصد سے زائد خواتین تھیں۔ امتحان میں بزرگ اور معذور افراد نے بھی شرکت کی۔ نتیجے کا اعلان ۱۵ دنوں کے اندر کردیا گیا۔ راست اور اہلیتی امتحان کے ذریعے مجموعی طور پر ڈھائی ہزار سے زائد طلبا و طالبات کے داخلے مکمل ہوچکے ہیں۔ داخلوں کے مکمل ہونے کے بعد اسٹڈی سنٹروں کے قیام کا مرحلہ ہے جس پر کارروائی چل رہی ہے۔ سبھی طلبا کو چونکہ بیک وقت کتابیں فراہم کی جاتی ہیں اس لئے یونی ورسٹی نے اُردو' انگریزی' سائنس و تکنالوجی اور سوشل اسٹڈیز کی ۲/۷ ہزار کتابیں چھپوالی ہیں۔ آئندہ تعلیمی سال سے مولانا آزاد یونی ورسٹی اُردو میڈیم طلباء کے لئے بی اے' بی ایس سی' بی کام اور بعض دیگر سرٹی فی کیٹ اور ڈپلومہ پروگراموں کی شروعات کرنے جارہی ہے۔ مولانا آزاد یونی ورسٹی نے ڈائرکٹوریٹ آف ویمن ایجوکیشن کے قیام کی جانب پیش قدمی شروع کردی ہے تاکہ خواتین کے لئے مخصوص کورسوں کی نشاندہی اور اُن کا آغاز کیا جاسکے۔

ٹرانسلیشن ڈویژن

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونی ورسٹی کی تشکیل کی تجاویز پیش ہوئیں تو ابتدا ہی سے اندازہ تھا کہ جامعہ کی سطح کی اُردو کتابیں تیار کرنے پر خاص توجہ دینی ہوگی۔ اردو ذریعہ تعلیم کی پہلی جامعہ' جامعہ عثمانیہ میں باضابطہ جماعتوں کے آغاز سے قبل دارالترجمہ تشکیل دیا گیا تھا تاکہ فوری طور پر ابتدائی امتحانوں کے لئے درسی کتابیں مہیا کی جائیں۔ جناب شمیم جیراجپوری جب مولانا آزاد نیشنل اُردو یونی ورسٹی کے وائس چانسلر مقرر ہوئے تو موصوف نے بڑی دور اندیشی سے کام لیتے ہوئے اردو یونی ورسٹی کی سرگرمیوں کے نقطۂ آغاز کے طور پر امبیڈکر اوپن یونی ورسٹی کی اردو کتابیں مستعار حاصل کیں تاکہ یونی ورسٹی کے قیام اور اس کی سرگرمیوں کے آغاز میں طویل مدت حائل نہ ہو۔ تعلیمی سال ۹۹۔۱۹۹۸ء سے فاصلاتی طریقے سے بی اے پروگرام شروع کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اور اس فیصلہ کے باضابطہ اعلان سے قبل اردو یونی ورسٹی کا ٹرانسلیشن ڈویژن (دارالترجمہ) جولائی ۱۹۹۸ء کے پہلے ہفتے میں قائم کیا گیا۔ برنداون کالونی' ٹولی چوکی میں واقع رجسٹرار آفس سے قریب نظامت فاصلاتی تعلیم کے لئے ایک عمارت حاصل کی گئی۔ جس کے ایک حصہ پر ٹرانسلیشن ڈویژن کا دفتر واقع ہے۔ اس شعبہ میں پروفیسر سلیمان اطہر جاوید' ڈاکٹر سید مصطفیٰ کمال' ڈاکٹر سید داؤد اشرف اور ڈاکٹر سلمان عابد (جز وقتی) کی خدمات سے استفادہ کیا جارہا ہے۔

ٹرانسلیشن ڈویژن نے سب سے پہلے بی اے پروگرام کے لئے مستعار لی گئیں امبیڈکر یونی ورسٹی کے فاؤنڈیشن کورس کی کتابوں کا جائزہ لیا۔ جزوی ترمیمات و تصحیحات کے ساتھ بہ عجلت ممکنہ سماجی علوم' سائنس اور ٹکنالوجی' اردو اور انگریزی کے مضامین پر مشتمل یہ کتابیں تعلیمی سال ۹۹۔۱۹۹۸ء کے طالب علموں کے لئے شائع کرلی گئیں۔ اس کے ساتھ ہی بی اے سال دوم کی کتابوں پر نظر ثانی کا کام شروع کردیا گیا ہے۔ اس کام کے لیے دارالترجمہ کے اراکین کے علاوہ مختلف مضامین کے اردو داں اساتذہ کا تعاون حاصل ہے۔

بی اے کے علاوہ یونی ورسٹی نے فاصلاتی تعلیم کے تحت بی ایس سی کی کتابیں تیار رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کی وجہ سے بی ایس سی کی کتابوں پر نظر ثانی کا کام بھی سینئر اساتذہ انجام دے رہے ہیں۔

بی اے اور بی ایس سی کے لیے امبیڈکر یونی ورسٹی کی اُردو کتابیں مستعار لی گئیں ہیں۔ لیکن بی کام کی اردو نصابی کتابوں کی تیاری کا ایک اہم مرحلہ اب درپیش ہے۔ بی کام کے نصاب کو عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کی تجاویز بھی زیر غور ہیں۔ نیز کامرس کی اصطلاحوں کو یکجا کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔ کیونکہ جامعہ عثمانیہ میں کامرس کی اصطلاحیں علحدہ شائع نہیں کی گئی تھیں۔ کونسل برائے ترقی اردو کی مطبوعہ اصطلاحوں کی فہرستوں میں بھی کامرس کی فرہنگ شامل نہیں ہے۔

بی اے' بی ایس سی اور بی کام کی نصابی کتابوں کے علاوہ ٹرانسلیشن ڈویژن اردو یونی ورسٹی کی جانب سے شروع کیے جانے والے اہم کورسوں کی کتابیں تیار کرنے کی طرف توجہ مرکوز کررہا ہے۔ جس میں فوڈ اینڈ نیوٹریشن پروگرام' اور کمپیوٹنگ شامل ہے۔ وائس چانسلر جناب شمیم جیراجپوری نے شمالی ہند کے مترجمین کی خدمات سے بہتر استفادہ کے لیے علی گڑھ میں ترجمہ کا ایک یونٹ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ امکان ہے کہ یہ یونٹ جلد ہی سے اپنا کام شروع کردے گا۔ ٹرانسلیشن ڈویژن کے تحت کمپیوٹر کا ایک علحدہ شعبہ بھی موجود ہے۔ ان پیج' اور پیج کمپوزر کے اُردو کمپیوٹر پروگرام کے علاوہ انگریزی کے سافٹ ویر میں ونڈو ۹۵ کے ذریعے چھ کمپیوٹروں کو مربوط کیا گیا ہے۔

اُردو یونی ورسٹی کے ٹرانسلیشن ڈویژن میں فرہنگ اصطلاحات جامعہ عثمانیہ مرتبہ ڈاکٹر جمیل جالبی کے علاوہ قومی کونسل برائے فروغ اردو کی مضمون وار اصطلات کی فرہنگیں وار دو انسائیکلوپیڈیا (تین جلدیں) مختلف اہم اردو لغات' انگریزی و اردو' عربی و فارسی ڈکشنریاں یکجا کرلی گئی ہیں۔ اس بات کی بھی کوشش کی جارہی ہے کہ مطبوعات جامعہ عثمانیہ کا ایک مکمل سیٹ ٹرانسلیشن ڈویژن میں موجود رہے۔ چنانچہ زرعی یونی ورسٹی سے بطور عطیہ جو نادر کتابیں حاصل ہوئی ہیں۔ ان میں جامعہ عثمانیہ کی کوئی دو سو مطبوعات شامل ہیں۔ اس کے علاوہ وائس چانسلر جناب شمیم جیراجپوری پاکستان کے علمی ذخیروں سے استفادہ کے سلسلہ میں مرکزی حکومت کی سطح پر اپنی تجاویز پیش کرچکے ہیں۔

وائس چانسلر جناب شمیم جیراجپوری نے ہمیشہ یہ احساس دلایا ہے کہ دارالترجمہ اردو یونی ورسٹی کا ایک اہم ستون ہے۔ جس پر مستقبل میں اردو یونی ورسٹی کی عمارت کھڑی ہوگی۔ ٹرانسلیشن ڈویژن ان توقعات کی تکمیل کی سمت خلوص و لگن کے ساتھ گامزن ہے۔

لائبریری

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونی ورسٹی لائبریری کا قیام نظامت فاصلاتی تعلیم اور ترجمہ ڈویژن کے ساتھ ماہ جولائی ہی میں عمل میں آچکا تھا۔ جناب نصر اللہ خاں نے یکم اگست سے

Scanned with CamScanner

مولانا آزاد یونی ورسٹی میں جوائن کرلیا۔ وہ اس سے پہلے عثمانیہ یونی ورسٹی میں ڈپٹی لائبریرین کے عہدے پر فائز تھے۔ جناب نصر اللہ خاں لائبریری کے معاملات میں نہایت تجربہ کار شخصیت ہیں چنانچہ انھوں نے پہلے ہی دن سے اپنے فعال ہونے کا ثبوت دینا شروع کردیا۔

وائس چانسلر اور رجسٹرار صاحبان نے خصوصی دلچسپی لیتے ہوئے لائبریری کے لئے مناسب فرنیچر فراہم کردیا ہے۔ تاحال مولانا ابوالکلام آزاد کی اور اُن کے بارے میں بیشتر کتابیں خریدلی گئی ہیں و نیز مختلف اداروں سے کتابوں کے عطیات وصول ہوئے۔ جن میں قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان' نئی دہلی' آچاریہ این۔جی۔ رنگا۔ ایگریکلچر یونی ورسٹی' حیدرآباد اور مکتبہ جامعہ لمیٹڈ' دہلی قابل ذکر ہیں۔ دار الترجمہ جامعہ عثمانیہ کی کتابیں جلد ہی دستیاب ہوں گی۔ اس وقت لائبریری میں اُردو اور انگریزی کی اہم اصطلاحات' انسائیکلو پیڈیا اور لغات سمیت ۲۰۰۰ کتابیں موجود ہیں جبکہ ۲۰ رسائل اور ۱۰ روزنامے خریدے جارہے ہیں۔ لائبریری میں کمپیوٹر' پرنٹر اور انگریزی و اُردو سافٹ ویر' زیراکس مشین' وغیرہ کی سہولتیں موجود ہیں۔ عنقریب ای۔ میل اور انٹرنیٹ کی سہولتیں متوقع ہیں۔ مقامی اور قومی سطح پر یونی ورسٹی گرانٹس کمیشن کے اشتراک و معاونت سے INFLIBNET اور V.Sats پروگراموں میں شمولیت یقینی ہے۔

لائبریری نے فاصلاتی نظام تعلیم کے سلسلے میں قابل ذکر سہولتیں فراہم کیں۔ اکتوبر اور نومبر ۱۹۹۸ء میں "یوم اقوام متحدہ" مورخہ ۲۴ر اکتوبر اور "یوم مولانا آزاد" مورخہ ۱۱ر نومبر کے موقع پر نمائش کتب و رسائل پوسٹر وغیرہ کا اہتمام کیا گیا جس سے لوگ مستفید ہوئے۔

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونی ورسٹی لائبریری کے آئندہ پروگراموں میں کتابوں' رسائل اور دیگر تعلیمی اشیاء کے ذخیرہ میں اضافہ' کمپیوٹر پر Database کی تیاری' فہرست اور اشاریہ سازی کی ترتیب اور ان کے استعمال کے ذرائع شامل ہیں۔

یونی ورسٹی نے اس سال کتابوں کی خریداری کے لئے اچھی رقم منظور کی ہے۔ توقع ہے کہ جلد ہی بڑی تعداد میں کتابیں فراہم کرلی جائیں گی۔ اطمینان بخش بات یہ ہے کہ کام بہت تیز رفتاری سے ہوا اور تھوڑے سے عرصے میں ہی قابل قدر کامیابی حاصل ہوئی۔ بقول پروفیسر عبدالوحید خاں' وائس چانسلر' اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی' نئی دہلی

"I am delighted to be here at MANUU. It has already made considerable progress in initiating academic programme."

اُمید ہے کہ لائبریری نے جو پیشرفت کی ہے اور آئندہ کے لئے جو منصوبے بنائے ہیں' ان کی تکمیل میں ثابت قدمی سے کام ہوگا اور زیادہ سے زیادہ موثر طریقے پر یونی ورسٹی کے مقاصد کی تکمیل میں اپنا اہم رول ادا کر سکے گی۔

ڈائرکٹوریٹ برائے تعلیم نسواں

ڈائرکٹوریٹ برائے تعلیم نسواں : مولانا آزاد نیشنل اُردو یونی ورسٹی ایکٹ کے سکشن ۴ میں خواتین کی تعلیم پر خصوصی توجہ دی گئی اور خواتین کے لئے فاصلاتی و روایتی تعلیم کے لئے علحدہ شعبہ کی گنجائش فراہم کی گئی ہے۔ وائس چانسلر پروفیسر محمد شمیم جیراجپوری نے اس نکتہ کے پیش نظر خواتین کی تعلیم کے لئے ایک کمیٹی Committee focus on Women's Education تشکیل دی جس میں پروفیسر مہتاب بانجی' پروفیسر ڈاکٹر قیصر جمیل' پروفیسر بدر تقی' ڈاکٹر آلو کا پراشر سین' محترمہ صدیقہ فضل مہدی اور ڈاکٹر ریحانہ سلطانہ شامل ہیں۔ ۲۹ر اپریل کو تعلیم نسواں کمیٹی کی پہلی میٹنگ ہوئی جس میں خواتین کے لئے موزوں کورسیز کی نشاندہی کی گئی۔ اس کے بعد وائس چانسلر نے یوجی سی چیر پرسن پروفیسر آرجی ایس دیسائی سے ملاقات کی۔ چیر پرسن نے پسماندہ' گھریلو' اور دور دراز علاقوں کی طالبات کے لئے روزگار سے مربوط کورسیز کو موزوں اور مناسب قرار دیا۔ اسی کے بعد تعلیم نسواں سے متعلق سمپوزیم کو آخری شکل دی گئی اور ۲۴ر جون کو یوجی سی چیر پرسن کی صدارت میں ایک سمپوزیم کا انعقاد کیا گیا۔ مختلف شعبہ ہائے حیات اور سماجی تنظیموں سے وابستہ ایک سو سے زائد خواتین نے شرکت کی۔

وائس چانسلر نے اس موقع پر مولانا آزاد نیشنل اُردو یونی ورسٹی میں Directorate of Women's Education کا اعلان کیا۔ شرکاء نے ۱۰۰ کے لگ بھگ کورسیز کی نشاندہی کی۔ ان تمام پر ابتداہی میں غور کرنا ممکن نہ تھا لیکن رفتہ رفتہ اُن کورسوں پر غور کیا جارہا ہے۔ اس کے بعد تعلیم نسواں کمیٹی میں مزید ۴ ممبر کا اضافہ کیا گیا۔ ۱۔ پروفیسر کوثر جبیں اعظم ۲۔ پروفیسر فاطمہ علی خاں ۳۔ پروفیسر رما ملکوٹے ۴۔ محترمہ کپیتا کنابیرن۔ ان تمام اراکین کی میٹنگ ۲۲ جولائی ۹۸ء کو بلائی گئی۔ جس میں یوجی سی چیر پرسن کی خواہش کے مطابق خواتین کی تعلیمی اور معاشی ترقی سے مربوط ۲۱ کورسیز لئے گئے ان میں دو مرحلے طے کئے گئے۔ اس کام کو عملی شکل دینے کے لئے ڈائیریکٹوریٹ آف ویمن ایجوکیشن میں ڈاکٹر ریحانہ سلطانہ کا Programme cum field officer کی حیثیت سے تقرر کیا گیا۔ فی الحال عملی پیش رفت کے سلسلہ میں مختلف شعبہ ہائے حیات کی خواتین' خواتین تنظیموں اور اداروں سے ربط کیا جارہا ہے۔ اور بیرونی ریاست کے اداروں و یونی ورسٹی کے کورسیز کی بھی نشاندہی کرکے نصاب و مواد کو حاصل کرنے کی کوششیں کی جاری ہیں۔ یونی ورسٹی آئندہ تعلیمی سال میں بعض ایسے کورسیز شروع کرنا چاہتی ہے جن سے توقع ہے کہ اُن خواتین کو فائدہ پہنچے گا جو نہ صرف تعلیم حاصل کرنے کی خواہش مند ہیں بلکہ حصول تعلیم کے ساتھ روزگار یا خود روزگار کے مواقع کی تلاش میں بھی ہیں۔

علاقائی مراکز

نئی دہلی : مولانا آزاد نیشنل اُردو یونی ورسٹی ایکٹ کے تحت جون کے پہلے ہفتہ میں دہلی میں یونی ورسٹی کے علاقائی مرکز کا قیام عمل میں آیا۔ وزارت فروغ انسانی وسائل' محکمہ تعلیم اور یونی ورسٹی گرانٹس کمیشن سے معاملت کے باعث دہلی کے علاقائی مرکز کی غیر معمولی اہمیت ہے۔ بی۔اے سال اوّل میں داخلے کے لئے دہلی مرکز نے وسیع پیمانے پر کوششیں کیں۔ یکم نومبر کو منعقدہ اہلیتی امتحان میں ۱۳۷ اُمیدواروں نے شرکت کی اور راست داخلے کے لئے خاصی درخواستیں آئیں۔ دہلی اور آس پاس کے علاقوں مثلاً جموں' راجستھان اور اترپردیش وغیرہ میں اُردو یونی ورسٹی کے تعلق سے خاصا جوش پایا جاتا ہے۔

دہلی علاقائی مرکز نے باقاعدہ طور پر اپنی کارکردگی کا آغاز کردیا ہے۔ اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونی ورسٹی کے مینجمنٹ اور کمپیوٹر کے دو کورسز کے ترجمے کی ذمہ داری اُردو یونی ورسٹی نے دہلی مرکز کے سپرد کی۔ متعلقہ افراد سے ربط پیدا کیا گیا اور حاضرین کی تجویز کے مطابق ترجمہ کا کام متعلقہ افراد کے سپرد کردیا گیا ہے۔ ان دو کتابوں کے ترجمے کے بارے میں اُمید افزا پیش رفت ہوئی ہے۔ توقع ہے کہ حسب پروگرام ترجمہ کا کام تکمیل پاجائے گا۔

دہلی علاقائی مرکز کے ڈائرکٹر کی حیثیت سے ڈاکٹر اسلم پرویز کا تقرر کیا گیا ہے جو اپنے موضوع (نباتیات) کے تعلق سے اچھی شناخت رکھتے ہیں اور خود اُردو میں ایک رسالہ "سائنس" شائع کرتے ہیں۔ ڈاکٹر اسلم پرویز ذاکر حسین کالج (دہلی یونی ورسٹی) میں استاد تھے۔ اس دفتر میں جناب روپ لال کا سنئیر اڈمنسٹریٹیو آفیسر کی حیثیت سے تقرر عمل میں آیا ہے۔ وہ زولوجیکل سروے آف انڈیا' کلکتہ میں اسی عہدے پر فائز تھے۔

بنگلور : مولانا آزاد نیشنل اُردو یونی ورسٹی کے قیام کے بعد دہلی اور پٹنہ میں علاقائی مراکز قائم ہوئے شہر گلستاں بنگلور میں بھی علاقائی مرکز کا قیام عمل میں آیا۔ اس علاقائی مرکز کی سرگرمیوں کو آگے بڑھانے اور یونی ورسٹی کے تعلق سے عوام کو زیادہ سے زیادہ متعارف کرانے کے لئے ۱۹ جولائی ۱۹۹۸ء کو بنگلور میں یک روزہ سمپوزیم کا انعقاد عمل میں آیا۔ یہ سمپوزیم دو اجلاسوں پر مشتمل تھا۔ پہلے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے پروفیسر شمیم جیراجپوری وائس چانسلر مولانا آزاد نیشنل اُردو یونی ورسٹی نے یونی ورسٹی کا تفصیلی پس منظر اور اُس وقت تک کی پیش رفت اور آئندہ کے منصوبوں کو پیش کیا اور اس موقف کا اعادہ کیا کہ مولانا آزاد یونی ورسٹی اکیسویں صدی کی جدید ترین اور بہترین یونی ورسٹی ہوگی یہ کیمپس یونی ورسٹی بھی ہوگی جس میں شعبے ہوں گے' ہاسٹل ہوں گے اور باقاعدہ کلاسز ہوں گی اور اسی کے ساتھ یہ فاصلاتی تعلیم کی یونی ورسٹی بھی ہوگی۔ اس میں تکنیکی تعلیم و تربیت' پیشہ ورانہ تعلیم کا بھی انتظام ہوگا اور یہ اُردو' سائنس اور خواتین کی یونی ورسٹی بھی ہوگی۔ سمپوزیم کے مہمانِ خصوصی انجمن اسلام ممبئی کے صدر جناب اسحٰق جمخانہ والا تھے جنھوں نے اُردو میڈیم طلباء میں ڈراپ آوٹ کی شرح پر تشویش کا اظہار کیا اور یونی ورسٹی سے فنی اور تکنیکی تعلیم اور آسان زبان میں نصابی کتابوں کی تیاری پر زور دیا۔ رکن پارلیمان جناب رحمٰن خاں صاحب نے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے اُردو یونی ورسٹی کو ایک ماڈل یونی ورسٹی بنانے کی ترغیب دی اور کہا کہ یونی ورسٹی کے بجٹ میں اضافہ کی ضرورت ہے یہ بجٹ ۴ کروڑ سالانہ کی بجائے کم از کم ایک سو کروڑ روپے سالانہ ہونا چاہئے۔ سمپوزیم میں سابق رکن پارلیمان اور روزنامہ "سالار" کے ایڈیٹر انچیف صاحب میر مقصود علی خاں' گوا یونی ورسٹی کے سابق وائس چانسلر پروفیسر بی شیخ علی' پروفیسر غفار شکیل صدر کرناٹک اُردو اکیڈیمی' ترقی اُردو بورڈ کی سابق ڈائرکٹر ڈاکٹر فہمیدہ بیگم' ڈاکٹر صبیحہ زبیر' پروفیسر ٹی امیر احمد' پروفیسر عزیز احمد' پروفیسر م۔ن۔ سعید وغیرہ نے شرکت کی۔ جناب حمید اے۔ صفی ۱۳ر ستمبر سے بنگلور علاقائی دفتر کے اڈمنسٹریٹیو آفیسر مقرر کئے گئے جن کی کوششوں سے علاقائی مرکز کی سرگرمیاں تیزی سے جاری ہیں۔

پٹنہ : اُردو کے تعلق سے بہار بھی ہمارے ملک کی ایک اہم ریاست ہے۔ مولانا آزاد نیشنل اُردو یونی ورسٹی کے علاقائی مراکز کے قیام کی پہلی فہرست میں پٹنہ بھی شامل رہا۔ اس بات کی اشد ضرورت تھی کہ بہار اور اس کے نواحی علاقوں میں مولانا آزاد یونی ورسٹی کو متعارف کرانے کے لئے یہاں سمپوزیم کا انعقاد کیا جائے۔ کئی ہفتوں کی تیاریوں کے بعد ۳ر مئی ۱۹۹۸ء کو بہار ٹورازم کے ہوٹل کوٹلیہ وہار میں سمپوزیم منعقد ہوا۔ سمپوزیم میں اعلا تعلیم کے ریاستی وزیر ڈاکٹر رام چندر پوربے' بہار اقلیتی کمیشن کے چیرمن جناب سہیل احمد خاں' انٹرمیڈیٹ کونسل کے چیرمن جناب ایم۔اے۔او۔ صدیقی بہار یونی ورسٹی سروس کمیشن کے چیرمن پروفیسر وہاب اشرفی' اردو مشاورتی کمیٹی کے چیرمین ڈاکٹر عبدالصمد' آئی ایس افسران جناب نوید مسعود اور عامر سبحانی' بہار اُردو اکیڈیمی کے سکریٹری جناب رضوان احمد' خدابخش لائبریری کے ڈائرکٹر' ڈاکٹر حبیب الرحمٰن چغتائی بہار پبلک سروس کمیشن کے رکن جناب شفیع مشہدی' پٹنہ اور نالندہ یونی ورسٹیوں کے وائس چانسلر اور دیگر متعدد اہم افراد نے شرکت کی۔ بے شمار جامع تجاویز سامنے آئیں۔ ۱۴ر اگست کو جناب غفران احمد کے ریجنل ڈائرکٹر کی حیثیت سے چارج سنبھالتے ہی پٹنہ میں یونی ورسٹی کے علاقائی مرکز کا قیام عمل میں آیا۔ داخلے کے اہلیتی امتحان اور راست داخلوں میں خلاف توقع بہار سے بہت کم لوگوں نے پیش قدمی کی ہے لیکن چونکہ یہاں اُردو کی جڑیں بہت مضبوط ہیں لہٰذا آئندہ برسوں میں یہاں سے اچھی اُمیدیں وابستہ ہیں۔

Scanned with CamScanner

"Urdu University" (*Newsletter*) - **January,1999. Vol. 1, Issue : 1**

MAULANA AZAD NATIONAL URDU UNIVERSITY
(Central University established by an Act of Parliament 1997)

Public Relations Department
8-1-346/10 Sabza, Tolichowki, **Hyderabad** - 500 008, A.P., India.
Phone & Fax No : 040-3562945

مقاصد

- اُردو زبان کی ترویج و ترقی اور اُردو ذریعہ تعلیم سے روایتی اور فاصلاتی طریقوں کو اپناتے ہوئے پیشہ ورانہ اور فنی تعلیم و تربیت اور اعلیٰ تعلیم و تربیت کے خواہاں افراد کے لئے وسیع مواقع فراہم کرنا و نیز تعلیم نسواں پر بھرپور توجہ کا ارتکاز۔
- اندرون اور بیرون ملک ایسے مراکز کا قیام جو یونی ورسٹی کے نزدیک اس کے مقاصد کے حصول میں ضروری ہوں۔

(مولانا آزاد نیشنل اردو یونی ورسٹی ایکٹ ۱۹۹۶ء 'نشان ۲ بابتہ ۱۹۹۷ء مورخہ ۸ر جنوری ۱۹۹۷ء سے ماخوذ)

ہمارے مقصد کا حصول دشوار ضرور ھے
لیکن ناممکن نہیں
ہمارا کام باوقار ھے
اور ہمیشہ یاد رکھا جائے گا
اس لیے
کسی بھی کام کو ملتوی نہ کریں
کل کا انتظار نہ کریں
بس کچھ اور محنت سے کام لیں
یہی تھوڑی سی محنت
معمولی کو غیر معمولی بنادے گی
ذرا کوشش تو کیجئے
کامیابی آپ کے قدم چومے گی

پروفیسر محمد شمیم جیراجپوری
وائس چانسلر

سر پرست: پروفیسر محمد شمیم جیراجپوری' وائس چانسلر
ناشر و طابع: پروفیسر محمد سلیمان صدیقی' رجسٹرار
اڈیٹر : ڈاکٹر محمد ظفرالدین' پبلک ریلیشنز افسر فون و فیکس نمبر: 3562945 - 040

Scanned with CamScanner